کیا تَشَہُّد میں اُنگلی اُٹھانا سُنت ہے؟

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کافی عرصہ ہوا علماء میں یہ مسئلہ زیرِ بحث رہا کہ آیا تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس پر علماء نے مختلف رسائل تحریر کئے۔ خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ مبارکہ سے تعلق رکھنے والے حضرات اشارہ بسبابہ (تشہد کی انگلی سے اشارہ) کو حرام لکھتے ہیں اور خلاصہ کیرنی کا حوالہ دیتے ہیں کہ خلاصہ کیرنی نے اشارہ بسَبابہ (شہادت کی انگلی) کو حرام لکھا ہے اور دوسرا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ وہ بھی اشارہ بسَبابہ (شہادت کی انگلی) کو حرام لکھتے ہیں اور کچھ علماء اہل سنت نے اشارہ بسَبابہ (شہادت کی انگلی) کو سنت لکھا۔ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ قادری اور نقشبندی آپس میں اختلاف کرنے لگے حالانکہ یہ بات ایسی نہیں تھی کہ ایک دوسرے پر طعن اور طنز کیا جائے اس کا نقصان یہ بھی ہوا کہ عوام علماء سے بد ظن ہونے لگے کہ علماء (ایک فروعی مسئلے میں اس قدر شدت کر) ایک دوسرے پر طعن اور طنز کرنے لگے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس مسئلے پر علماء تحقیق فرماتے اور اس کے بعد اس مسئلے کو تحریر فرماتے مگر بعض علماء نے چند مَحْمَلِ اقوال (محل بحث اقوال) کو لے کر اس مسئلے کو الجھا دیا۔ ایسے وقت میں اہلِ سنت وجماعت کے عظیم عالم دین، عظیم محقق یعنی میری مراد شیخ الاسلام والمسلمین، محدثِ وقت، فقیہِ اعظم، استاذ الاساتذہ محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ نے اس مسئلے پر خوب تحقیق فرما کر علماء اور عوام کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا اور دلائل وبراہین سے اس مَحْمَلِ اقوال (محل بحث اقوال) کا علمی محاسبہ کیا اور ثابت کیا کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔ اللہ عزوجل قبلہ اُویسی صاحب کے علم وعمر میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور ان کا سایہ تا دیر قائم فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

العبد الفقیر محمد ارشاد القادری رضوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیباچہ

تشہد میں انگلی کا اشارہ مستحب ہے کرے تو ثواب نہ کرے تو حرج نہیں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دونوں رانوں پر قبلہ رُخ رکھے۔جب لفظ اشھد پر پہونچے تو صرف دائیں ہاتھ کی انگلیاں سمیٹ لے اور ان لا پر شہادت کی انگلی کھڑی کر دے الا اللہ پر گرادے پھر انگلیوں کو قبلہ رُخ کر دے۔بعض لوگ انگلیاں اشارہ کے بعد بھی بند رکھتے ہیں وہ غلط ہے اس لئے کہ انگلیوں کا قبلہ رُخ کرنا سنت ہے اور اشارہ مستحب ہے۔ اِسْتِحْبَابْ کی حد ختم ہوگئی اس کے بعد انگلیاں بند رکھنا خلافِ سنت ہوا۔خلافِ سنت کرنا گناہ ہے اسی لئے اس سے بچے تاکہ لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ (طباعت دوم)

دورِ حاضر میں دین کی ہر بات سے انحراف وروگردانی کا دور دورہ ہے لیکن بعض مسائل ایسے بھی ہیں کہ جن سے تَکَاسُلًا و تَکَاہُلًا (سستی اور کاہلی کی بناءپر) اعراض کیا جاتا ہے ان میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ جس پر فقیر اُویسی نے قلم اُٹھایا ہے یعنی تشہد میں انگلی کا اشارہ اس پر عمل نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں۔

(۱) جہالت اور علماء کرام کی بے توجہی کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں مستحبات کو رائج کرنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں بلکہ اکثر حضرات مستحبات پر عمل کرنے سے محروم ہیں۔

(۲) سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا انکار تحقیقی نہیں جیسا کہ آپ کے جگر گوشہ اور پہلے سجادہ نشین سیدنا محمد معصوم قدس سرہ کے علاوہ آپ کے سلسلہ کے بہت بڑے ولی کامل سیدنا مظہر جانجاں رضی اللہ عنہ کی تصریحات اس رسالہ میں آئینگی اس رسالہ کا مطالعہ کیجئے اس کے بعد اس پر عمل کریں تو بہت بڑا ثواب ہے۔ اگر کوئی اس پر عمل نہیں کرتا تو نہ اسے مجبور کریں اور نہ اس پر طعن و تشنیع کریں۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور ۱۴۱۸ھ، ۱۰ ربیع النور شریف

خطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ للهِ وَالْمِنَّتِہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ الشَّرْعِ وَالسُّنَّتِہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَزْ مَتِہِ الْحَقِّ وَالْاَئِمِّہٖ۔

تمھید: مسئلہ سمجھنے سے پہلے مندرجہ قواعد یاد ہونے لازمی ہیں۔

(۱) امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے قول سے تَمَسُّکْ (مسئلہ نکالنا یا بیان کرنا) جائز نہیں جب تک اس کا ماخذ کتاب، سنت، اجماع، قیاسِ جلی سے معلوم نہ ہو۔

(۲) امام ممدوح کے اصول میں ہے کہ فقہ کو چار چیزوں سے حاصل کیا جائے۔ کتاب اللہ، سنتِ رسول ﷺ، اجماعِ امت مجتہدانِ عصر واحد (زمانہ واحد کے مجتہد حضرات)، قیاس۔

(۳) جس مسئلہ میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی اس مسئلہ پر قیاس کرنا جس میں نص وارد ہوئی ہے اس پر قیاس نہ کرنا۔

(۴) جو مسئلہ کتاب و سنت سے حاصل ہوا ہو اس کو سوائے کتاب و سنت کے کوئی چیز مَنسوخ (ختم) نہیں کر سکتی۔

(۵) جو اجماع و قیاس کتاب و سنت کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

(۶) حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے بعد نَسْخْ ناجائز ہے۔

(۷) مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی حق بجانب ہوتا ہے۔

(۸) جب اس کی خطا ظاہر ہو جائے تو اس کے خطا کے مسئلہ میں تقلید حرام ہے۔ یہ ہیں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے اُصولِ مذکور کے بعد اب سنئے احادیث (جو کہ امام اعظم اور ان کے دونوں شاگرد اور امام مالک و امام شافعی و امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک صحیح ہیں) میں وارد ہوا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے انگلی کا اشارہ فرمایا کرتے تھے اور مُحَقِّقِیْنْ و مُتَّبِعِیْنْ، آثار (حدیث) و اخبارِ نبویہ (علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التحیہ) نے تصریح فرمائی ہے کہ انگلی کے اشارہ کی ممانعت کی کوئی آیت یا حدیث وارد نہیں ہوئی۔

ازالہ وھم: چونکہ بعض لوگوں کو ائمہ کے اقوال میں حدیث دستیاب نہیں ہوئی بنابریں اپنے اپنے قیاس سے اشارہ سے منع فرمادیا حالانکہ ہم پہلے قاعدہ لکھ آئے ہیں کہ اجماع و قیاس اگر کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو وہ باطل ہو جاتے ہیں۔ پس اس قیاس کرنے والے نے خطا کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خطا میں امام کی تقلید حرام ہے۔

فائدہ: اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور تین فصلوں پر مرتب کیا گیا ہے۔ مقدمہ در بیانِ تَمَسُّکْ بسنت وقتِ اختلافِ اُمت۔ فصلِ اول دراحادیث صحیحہ، فصلِ دوم روایات فقہیہ قویہ میں، فصل سوم مَانِعِیْنْ (ناجائز کہنے والوں) کے دلائل اوران کارد۔

مقدمہ:

(۱) قال اللہ تعالیٰ: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ [۱] (پارہ ۲۸، رکوع ۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ تمہیں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى بَعْدِي اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ [۲] (رواہ احمد وترمذی)

یعنی حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت اختلاف دیکھے گا تو تم میری سنت لازم پکڑو اور اس کا دامن تھام لو اور مضبوط پکڑے رکھو اس کو ساتھ دانتوں کے۔

(۳) قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: من أحب سنتي فقد أحبني ومن أحبني كان معي في الجنته۔ [۳] (رواہ الترمذی)

یعنی حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے میری سنت سے پیار کیا اس نے میرے ساتھ پیار کیا جس نے مجھ سے پیار کیا وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

فصلِ اوّل

امام ربانی محمد بن الحسن الشیبانی اپنی کتاب مؤطا میں عبد الرحمن العادی سے روایت کر کے لکھتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں پتھروں سے کھیلتا دیکھا۔ میں جب نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے اس بات سے روکا اور فرمایا کہ نماز میں وہ کام کرو جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کرتے تھے میں نے عرض کیا وہ بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ آپ جب نماز میں بیٹھتے تو سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سیدھی ران پر رکھ کر تمام انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کے قریب والی انگلی یعنی سَبَابَہ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔ پھر امام محمد نے فرمایا کہ ہم نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عمل مبارک کو اختیار کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

---

[۱] الحشر٧

[۲] (مسند أحمد، مسند الشاميين، حديث العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم[illegible]، الحديث[illegible]، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى[illegible] هـ [illegible] م)

(سنن الترمذي، أبواب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع[illegible]، الحديث[illegible]، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية[illegible] هـ [illegible] م)

[۳] (سنن الترمذي، أبواب العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع[illegible]، الحديث[illegible]، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية[illegible] هـ [illegible] م)

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة[illegible]، دار الكتب العلمية)

کُتبِ فقہ کی تائیدات:

(۱) بِدَایَۃ و نِہَایَۃ میں منقول ہے کہ امام محمد نے اشارہ سَبابَہ (شہادت کی انگلی) کے بارے میں تصریح کر کے اس پر حدیث لائے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ تشہد میں اشارہ فرماتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو کچھ حضورِ اکرم ﷺ نے کیا ہے ہم نے وہی اختیار کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(۲) ذخیرہ اور شرح زاہدی میں مذکور ہے کہ امام محمد نے فرمایا کہ جو کچھ حضورِ انور ﷺ نے کیا ہم نے اس کو اختیار کیا ہے اور میرا اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(۳) کِفَایَہ اور تاتار خانیہ میں امام محمد سے حدیث مروی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ تشہد میں اشارہ فرماتے تھے بعد ازاں فرمایا کہ میرا اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(۴) عِنایہ میں مذکور ہے کہ امام محمد نے کتاب الآثار میں اشارہ کے مسئلہ میں تصریح فرما کر حدیث نقل فرمائی کہ حضورِ اکرم ﷺ نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔

حدیث ۲:

امام احمد و ابن الیکیت نے صِحَاح میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

قال رسول الله ﷺ الإشارة بالإصبع أشد على الشيطان من الحديد [۴]

یعنی حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز میں انگلی سے اشارہ شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔

فائدہ: وہ احادیث جو ائمہ شافعیہ نے کتبِ احادیث میں روایت کی ہیں وہ قریب بتواتر (اصطلاحِ حدیث) ہیں۔

حدیث ۳: صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضورِ اکرم ﷺ نماز میں بیٹھتے تو دائیاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور سَبابَہ (شہادت کی انگلی) کے ساتھ اشارہ فرماتے اور انگوٹھے کو درمیان کی انگلی پر رکھتے۔ [۵]

حدیث ۴: عبد الرزاق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ستر اجزائے پیغمبری کا ایک جزء تاخیرِ سُحُوْر (سحری تاخیر سے کرنا) اور ایک جزء تعجیلِ افطار (جلدی افطار کرنا) ہے اور ایک جزء نماز میں انگلی سے اشارہ ہے۔

---

[٤] (مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، الحديث، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى ٢١ هـ م)

(إعلاء السنن، كتاب الصلاة، دار الكتب العلمية)

[٥] (صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب صفة الجلوس في الصلاة، وكيفية وضع اليدين على الفخذين، الحديث، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، القاهرة، عام النشر هـ م)

حدیث ۵: حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ اشارہ جو نماز میں کیا جاتا ہے اس کے ہر اشارہ پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اشارہ سَبابہ (شہادت کی انگلی) کے فضائل بے شمار ہیں اس مختصر میں لکھے نہیں جاسکتے۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ان فضائل سے محروم ہیں۔

فصلِ دوم

(۱) ابن الہمام ہدایۃ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نماز میں اشارہ کرنے کے لئے منع کرنا خلافِ عقل و نقل ہے۔

(۲) مُلْتَقَطْ میں مذکور ہے کہ نماز میں اشارہ کرنے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔

(۳) خانیہ میں فرمایا کہ لاالٰہ الا اللہ کے وقت اشارہ کرنے کا مسئلہ بلااختلاف ہے۔

(۴) کفایہ میں مذکور ہے کہ علامہ نجم الدین زاہدی فرماتے ہیں کہ جب ہمارے اصحاب کی روایات متفق ہیں کہ اشارہ نماز میں سنت ہے اور اسی طرح علماءِ کوفہ و علماءِ مدینہ اور اخبار و آثار (احادیث و اقوالِ صحابہ) بھی بہت ہیں پس اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

(۵) محقق چلپی، حقیقۃ المُہتدی۔

(۶) شیخ شمنی شرح نقایہ میں فرمایا کہ تہلیل (اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) کے وقت عقد اور اشارہ دونوں کرے تاکہ دونوں پر عمل کرنے میں دونوں طریقوں کا جمع ہونا حاصل ہو جائے۔

(۷) امام ابو یوسف اپنی امالی میں فرماتے ہیں کہ خِنْصَرْ (چھوٹی انگلی) اور بِنْصَرْ (چھوٹی کے برابر والی انگلی) دونوں کو بند کرے اور درمیان والی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ کرے اور سَبابہ (شہادت کی انگلی) کے ساتھ اشارہ کرے۔

(۸) شرح وقایہ میں فرمایا کہ ہمارے علماء کے نزدیک اسی طرح ہے۔

(۹) صاحب ہدایۃ نے مختارات النوازل میں فرمایا کہ لاالٰہ الا اللہ کے وقت اشارہ کرنا بہتر ہے۔

(۱۰) مُنْیَۃُ المُصَلِّی میں لکھا ہے کہ جب شہادتین (اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) پر پہنچے تو سَبابہ (شہادت کی انگلی) کے ساتھ اشارہ کرے۔

فصلِ سوم

سوال: بعض کہتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ اشارہ نہ کرے اور اسی پر فتویٰ ہے اس لئے نماز کی بنا سکینہ و وقار یعنی آرام و آہستگی پر ہے اور اشارہ میں نہ سکینہ ہے نہ وقار؟

جواب: یہ دلیل نہ آیت سے ہے اور نہ حدیث سے نہ اجماع سے بلکہ ایک قیاس ہے اور ایسے قیاس صحیح حدیث کے بالمقابل باطل ہیں۔ نیز ظاہر ہے کہ مانعین کو احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ نہیں ملی ہیں اور یاد رہے کہ حضور اکرم ﷺ کے فعل کو (بالخصوص) نماز میں خلافِ سکینہ و وقار کے کہنا نامناسب۔

سوال: اور صلوٰۃِ مسعودی میں لکھا ہے کہ یہ سنت مُتَقَدِّمِیْن علماء کی ہے۔ مُتَاَخِّرِیْن علماء نے بعد میں اس حکم کو منسوخ کر دیا کیونکہ اشارہ کرنے کے قول کو رافضیوں نے لیا ہوا ہے؟

جواب ۱: یہ دلیل امام اعظم کے اصول کے خلاف ہے کیونکہ یہ قول قیاسی ہے اور قیاس حدیث صحیح کے مقابلہ میں باطل ہے۔

جواب ۲: ثابت ہو چکا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ وصال کے بعد نسخ (اصطلاح) جائز نہیں۔

جواب ۳: رافضیوں کی مخالفت ان کی بدعتوں میں ضروری ہے نہ کہ سُنَنِ صحیحہ میں کیونکہ ان کی سُنَن میں مخالفت کرنا دراصل حضور اکرم ﷺ کی مخالفت کرنا ہے مثلاً (۱) رافضی درود پڑھتے ہیں۔(۲) اپنے کام کی ابتداء میں بسم اللہ شریف پڑھتے ہیں۔(۳) دائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں۔(۴) بائیں ہاتھ سے استنجاء کرتے ہیں۔(۵) درود و تسمیہ و تحمید و ثناء پڑھنا اور پے درپے دھونا وضو میں کرتے ہیں۔ (۶) ناخن لیتے ہیں۔(۷) بال زیرِ بغل کی سُنت ادا کرتے ہیں۔(۸) زیرِ ناف کی سنت ادا کرتے ہیں۔ اگر رافضیوں کی مخالفت ہر عمل میں ضروری ہے تو سنیوں کو چاہیے کہ اکثر سنتوں کو جو کہ عادات و عبادات میں داخل ہیں ترک کرکے پھر اپنے آپ کو سنی کہیں تو دیکھوں۔

جواب ۴: محیط میں منقول ہے کہ نماز میں اشارہ کرنا امام ابو حنیفہ و امام محمد کے قول کے مطابق سنت ہے اسی طرح دیگر کتابوں میں ہے۔ مختصر یہ کہ کسی کی دلیل یا کسی کے ظَنْ (گمان) پر حضور اکرم ﷺ کی مخالفت کرنا اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے خلاف چلنا اور پھر اپنے آپ کو سنی حنفی کہلانا سوائے جہل و نادانی یا تعصبِ نفسانی کے اور کچھ نہیں سنی وہ ہے جو سنت پر عمل کرے۔ رافضی وہ ہے جو ترکِ سنت کرکے امام اعظم ابو حنیفہ کے مذہب کے خلاف چلے۔[6]

سوال: امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوبات شریف میں اشارہ سَبابَہ (شہادت کی انگلی) در تشہد کو مکروہ ثابت فرمایا ہے ان سے حنفیت میں متصلب و متشدد اور کوئی نہیں ہو سکتا کیا وہ محقق نہیں تھے؟

جواب: اس کی مفصل تحقیق "البشارہ صفحہ ۲۷۰ تا ۳۰۰" میں ہے فقیر اس کا خلاصہ عرض کرتا ہے وہ یہ کہ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے زمانہ اقدس میں اتنی نشر و اشاعت نہیں تھی جتنی آج تھی۔ آپ کے ہاں تصریحاتِ حنفیہ اور احادیثِ صحیحہ کی تطبیقات از حنفیہ نہیں پہنچیں اسی لئے آپ نے اپنی ذاتی تحقیق کو مد نظر رکھ کر کراہت کا فتویٰ دیا ہو گا لیکن جب آپ کو اس کے استحباب کی تحقیق ہوئی تو نہ صرف اس کے قائل تھے بلکہ عامل بھی تھے۔ چنانچہ خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت قدس سرہ کے اجلہ خلفاء سے تھے زبدۃ المقامات میں اور حضرت مولانا عبد الواحد حنفی مقاماتِ امام میں اور حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ معمولات مظہریہ میں تصریح فرماتے ہیں کہ سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ گاہے گاہے نوافل میں انگلی کا اشارہ (معروف) فرماتے تھے۔ یہ تقریر مولانا محمد مراد مکی نے بھی فرمائی ہے چنانچہ ان کی عربی عبارت ملاحظہ ہو:

واحسن ما یعتذر عن طرف الامام قدس اللہ تعالیٰ سرہ فی ھذا الباب ان الروایات الفقھیۃ

لم تتنغ لہ فیھا غایتہ الایضاح وعادتہ الکریمۃ عدم تجاوز الروایات الفقھیۃ۔

علاوہ ازیں سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کی اولاد امجاد و خلفاءِ ارشاد (قد ست اسرار ھم) بھی اسی تطبیق کے قائل رہے یہاں تک کہ اگر کسی مجددی بزرگ سے نفی اشارہ کی بات نکلتی تو اسے فوراً رد کر دیا جاتا۔ یہاں تک کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے صاحبزادے حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ نے جب اشارہ کی نفی میں ایک رسالہ لکھا تو ان کے چھوٹے بھائی رحمۃ اللہ علیہ نے تردید میں رسالہ لکھا چنانچہ مکتوبات شریف معرب میں لکھتے ہیں کہ:

---

[6] یہاں تک کا مضمون فتاویٰ عزیزی سے لیا گیا ہے۔
(فتاویٰ عزیزی کامل از شاہ عبد العزیز محدث دھلوی، مسائلِ نماز، پہلی فصل، ص۲۶۹ تا ۲۷۳، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی، 1387ھ)

وصنف اخوه الأصغر مولانا الشيخ محمد جي رسالة ردها[۷]

علاوہ ازیں سیدنا مجدد قدس سرہ کے مریدین اگر یہ سمجھیں کہ حضرت کی تحقیق کو ہم نہیں چھوڑ سکتے یہ ان کا خیال غلط ہے اس لئے کہ جب حضور اکرم ﷺ کائنات کے پیر و مرشد ہیں تو پھر ان کے قول کے ترک سے کیا لازم آئے گا۔

حضرت مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ سے زائد کوئی ایسا مجددی نہیں ملے گا جو سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مقام کو جانتا ہو وہ بھی فرماتے ہیں کہ

بعد ثبوت سنت رفع ترک آں بایں حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست۔

فیصلہ کن: سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے سلسلہ اقدس میں جتنا مقام سیدنا حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کو حاصل ہے شاید کسی کو نصیب ہو۔ اس لئے کہ وہ حضرت مجدد قدس سرہ کے فرزندِ ارجمند ہونے کے علاوہ آپ کے سجادہ نشین بھی تھے۔ ان سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت مجدد قدس سرہ سے کشف کے ذریعہ پوچھا تو حضرت مجدد قدس سرہ نے فرمایا کہ تشہد میں انگلی کا اشارہ مستحب اور سنت ہے۔(البشارہ صفحہ ۲۹۵)

یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اس فعل کے عامل و قائل تھے۔ اس سوال کے جواب کی مزید تفصیل "البشارہ" میں دیکھئے۔

اعتراض: انگلی اٹھاتے وقت بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں انگلی نہیں اٹھانی لیکن کوئی اٹھادے تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ پر انگلی اٹھانی ہے لیکن کوئی نہ اٹھاوے تو کفر لازم آئے گا۔ فلہٰذا اس کفر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انگلی نہ اٹھائی جائے۔

جواب: یہ جاہلانہ گمان ہے نہ یہ کوئی اعتراض ہے اور نہ ہی اس طرح کی غلطی سے کفر لازم آتا ہے فلہٰذا اصل مسئلہ پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

نوٹ: فقیر اُویسی غفرلہ کو اگرچہ سلسلہ اُویسیہ قادریہ سے نسبت ہے لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے بھی عقیدت اور نیاز مندی نصیب ہے بلکہ تمام سَلاسِل طیبہ کے جملہ اولیاء کرام سے محبت و عقیدت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اسی لئے فقیر کا قلم ہر دشمنِ اولیاءِ عظام سے برسرِ پیکار ہے، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اعداء سے میدانِ کارزار (لڑائی کے میدان) میں بارہا لڑ چکا ہے اور لڑ رہا ہے اور انشاء اللہ جب تک دم میں دم ہے لڑتا رہیگا۔ اسی لئے میرا کوئی نقشبندی دوست اس مضمون سے بارِ خاطر نہ ہو اگر فقیر کے حوالہ جات صحیح ہیں اور یقیناً صحیح ہیں تو اس پر عمل فرمائے ورنہ یہ ایک فقہی اور استحباب پر مبنی ہے اس میں اختلاف کر کے ہم اپنا رشتہ کیوں توڑیں بلکہ اسے زیادہ مضبوط کریں تاکہ جب مشائخ کبائر کے جھنڈے لہرائے جائیں تو ہم سب مل کر ان جھنڈوں کے نیچے پناہ لیں۔

فصلی اللہ علی حبیبہ وخیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

حَرَّرَهُ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

مہتمم مدرسہ جامعہ اُویسیہ رضویہ، ملتان روڈ، بہاولپور

---

[۷] (مکتوبات الامام الربانی، ص۳۷، دار الکتب العلمیة)